موت اور اس کی یاد

افادات: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ
مرسلہ: جناب محمد اقبال صاحب قریشی ہارون آبادی

موت سے نہ ڈریئے | موت سے کسی کو مفر نہیں، کیونکہ ارشادِ ربّانی ہے: کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ۔ یعنی ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ پھر تم ہماری طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ نیز ارشاد ہے: کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ہ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔ (الرحمٰن آیت ۲۶، ۲۷) جتنے روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جائیں گے۔ اور آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔"

گویا جسکو زندگی عطا ہوئی اس کو موت بھی ضرور آنی ہے ؎

زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے
یہ اقامت تجھے پیغام سفر دیتی ہے

اس لئے انسان خواہ جتنی بھی ترقی کر جائے لیکن موت سے بچ کر کہیں چھپ نہیں سکتا۔ ارشادِ ربّانی ہے: اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ۔ (النساء آیت ۷۸)۔ تم چاہے کہیں بھی ہو وہاں ہی تم کو آ جاوے گی اگرچہ تم قلعی چونہ کے قلعوں ہی میں ہو۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اس آیت کا کیا خوب ترجمہ کیا ہے ؎

کلبہ افلاس میں دولت کے کاشانہ میں موت
بحر و بر میں، دشت میں، شہر میں، گلشن میں ویرانہ میں موت
موت ہے ہنگامہ آرا قلزمِ خاموش میں
ڈوب جاتے ہیں سفینے موت کی آغوش میں

مقامِ افسوس ہے کہ پھر بھی لوگ موت سے ڈرتے ہیں جس سے کہیں مفر نہیں۔ اس لئے موت کی بجائے اللہ سے ڈرنا چاہیئے بقول شیخ سعدیؒ ؎

گر وزیر از خدا بترسیدے
ہمچناں کز ملک ملک بودے

موت مومن کیلئے تحفہ ہے | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (اخرجہ ابن المبارک وابن ابی الدنیاؒ والحاکم) کہ تحفہ (مرغوب، دل پسند) مؤمن کا موت ہے۔ نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوصِلُ الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ۔ کہ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے (بندہ کو حق تعالیٰ سے) ملا دیتی ہے۔ مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو ملک الموت ان کے پاس آئے تاکہ ان کی روح قبض کریں۔ تو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ هَلْ رَأَيْتَ خَلِيْلًا يَقْبِضُ رُوْحَ خَلِيْلِهِ۔ کہ اے ملک الموت کیا تو نے کسی دوست کو دیکھا جو اپنے دوست کی روح کو قبض کرے۔ اس پر ملک الموت جناب باری میں حاضر ہوئے۔ ارشاد ہوا کہ ان سے کہو هَلْ رَأَيْتَ خَلِيْلًا يَكْرَهُ لِقَاءَ خَلِيْلِهِ۔ کہ کیا تو نے کسی دوست کو دیکھا ہے کہ اپنے دوست سے ملنا ناپسند کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ بس تو میری روح ابھی قبض کرے۔ (شرح الصدور)

نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی لقاء سے کراہت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اسکی لقاء سے کراہ فرماتے ہیں۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ۔ یعنی ہم میں ہر شخص موت کو مکروہ سمجھتا ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کی لقاء تو موت کے بعد ہوگی اور موت سے طبعاً ہر شخص کو کراہت ہے۔ تو مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ۔ کا مصداق کون ہوگا۔ اس کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون دے سکتا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ محبت لقاء کراہت لقاء زمانہ حیات کی نہیں بلکہ عین نوبت موت کی محبت وکراہت مراد ہے۔ سو مومن موت کے وقت لقاء اللہ کا مشتاق ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کو فرشتے بشارتیں سناتے اور تسلی دیتے ہیں اور جنت کی نعمتیں اور راحتیں دکھلاتے ہیں۔ (خیر الحیات وخیر الممات ص۱۴)

اس سے معلوم ہوا کہ طبعاً زندگی ہر ایک کو عزیز ہے۔ جیساکہ مولانا جامیؒ نے لکھا ہے کہ ہستی کی ماں ہستی کے بیمار ہونے پر دعا کرتی تھی کہ میں مرجاؤں اور ہستی اچھی ہو جائے لیکن ایک دن اتفاق سے ایک اگالتے جس کا منہ ہانڈی میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کے گھر آئی تو اسے موت سمجھ کر کہنے لگی ؎

گفت اے موت من نہ ہستیم
پیرہ زال غریب محنتیم

یعنی اسے موت ہستی میں نہیں ہوں وہ تو تیرے سامنے پلنگ پر پڑی ہے میں تو غریب محنتی بڑھیا ہوں۔
(خیر الحیات وخیر الممات ص۱۶)

موت کو یاد رکھنے کے فائدے | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: اَکْثِرُوا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ (ترمذی ونسائی وابن ماجہ) یعنی لذتوں کو قطع کرنے والی یعنی موت کو بہت یاد رکھو۔ —— اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی گہری بات فرمائی کہ آدمی جو گناہ کرتا ہے یا دنیا کے مال وجاہ میں منہمک ہوتا ہے تو مقصود اور غایت سب کا تحصیل لذت ہے اور جب یہ یاد کریگا کہ یہ سب ایک دن ختم ہو جائے گا۔ اور اس کا تصور ہوگا تو مزہ ہی نہ آئے گا اور جب مزہ نہ آئے گا تو گناہ بھی چھوٹ جائے گا۔ کیونکہ گناہ بوجہ لذت کے نہیں چھوٹتے اور موت سے لذات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے موت کے ذکر، یاد اور تصور سے گناہ چھوٹ جائیں گے۔ (ذکر الموت ص۱۲)

اسی لئے دوسری حدیث پاک میں بروایت حضرت انس مذکور ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اَکْثِرُوا ذِکْرَ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ یُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَیُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا (اخرجہ ابن ابی الدنیا، شرح الصدور) یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ وہ گناہوں سے صاف کرتی ہے۔ اور دنیا سے بے رغبت بناتی ہے۔ نیز بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو موت سے غافل دیکھتے تھے تو تشریف لاتے —— اور موت کی یاد دلاتے تھے کیونکہ ظاہر ہے کہ غفلت کا اصل سبب موت کو بھلا دینا ہے۔ اور اکثر امراض کا سبب غفلت ہے تو جب غفلت دور ہو جائے گی تو نافرمانی اور عصیاں بھی دور ہو جائیں گے جو کہ غفلت کا سبب ہیں۔ (شوق اللقاء ص۳)

موت کے ذکر میں کوئی مشقت نہیں | جب موت کو یاد کرنے سے اتنے منافع ہیں تو ضرور یاد کرنا چاہئے۔ نیز اس عمل میں کوئی دشواری نہیں ہے۔ نہ آمدنی میں خلل پڑتا ہے نہ کام میں حرج ہوتا ہے۔ نہ بہت سے نوافل یا وظائف پڑھنے پڑتے ہیں۔ (ذکر الموت ص۳)

اس لئے موت کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہئے، ہاں اگر موت کے مراقبہ سے کسی کا جی گھبرائے تو خدا تعالیٰ کی رحمت[1] کو یاد کرے اور سوچا کرے کہ اس کو اپنے بندوں سے اتنی محبت ہے کہ ماں کو بھی اپنے بچے سے محبت نہیں تو اس کے پاس جانے سے کیا وحشت ہے۔ (متاع الدنیا ص۱۵)

---

[1] لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس امید پر گناہ کرے بلکہ "اگر عذاب کی خبریں یاد آویں تو خیال کرے کہ اس سے بچنا تو مشکل ہے ایسے کاموں سے بچا رہوں جن پر عذاب ہوتا ہے تو عذاب کیوں ہوگا۔"
(شوق وطن ص۲۳)

موت کی یاد کیلئے ایک ناصح کا قطعہ | عارف باللہ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ نے کیا خوب تحریر فرمایا ہے ؎

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی ۔ مجھے
خوب ملک طوس ہے اور سرزمین روس ہے
گر میسر ہو تو عشرت سے کیجئے زندگی
اس طرف آواز طبل اُدھر صدائے کوس ہے
صبح سے تا شام چلتا ہے مئے گلگوں کا دور
شب ہوئی تو ماہ رویوں سے کنار و بوس ہے
سنتے ہی عبرت یہ بولی اک تماشہ میں مجھے
چل دکھاؤں تو تو قید آز کا محبوس ہے
لے گئی یکبارگی گورِ غریباں کی طرف
جس جگہ جانِ تمنا ہر طرح مایوس ہے
مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے
پوچھ تو ان سے کہ جاہ و حشمت دنیا سے آج
کچھ بھی ان کے ساتھ غیر از حسرت و افسوس ہے

موت کی یاد کس وقت تک مستحسن ہے | حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ کا ارشاد ہے: "کہ جب ذکر اللہ سے دل گھبرائے اس وقت موت کا ذکر ضروری ہے۔ اور اگر خود ذکر اللہ کیطرف دھیان ہو تو ذکر اللہ کو چھوڑ کر ذکر الموت نہیں کرنا چاہئے۔"

قرآن حکیم اور تعمیر اخلاق

از مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق

دیدہ زیب طباعت و کتابت کے ساتھ چھپ گئی ہے۔

اخلاق حسنہ کی اہمیت قرآن و حدیث میں ۔ تعمیر اخلاق میں اسلام کا دیگر ادیان یہودیت عیسائیت وغیرہ سے موازنہ ۔ قرآن کے اخلاقی فلسفہ کی روح ۔ یورپ کا نظام اخلاق ۔ اسلامی عبادات اور تعمیر اخلاق ۔ انسان کی علمی شہوانی اور غضباتی قوتوں کی اصلاح ۔ قرآن کے نظام اخلاق کی خصوصیات۔

اسی طرح
کئی عنوانات پر ایک نہایت موثر تحقیقی کتاب
قیمت ۵۰/۲ روپے علاوہ ڈاک خرچ

مکتبہ الحق دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک